محاسبۂ دیوبندیت (جلد دوم)

بجواب

مطالعۂ بریلویت

از

حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی

ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور پاکستان

۷۸۶
۹۲

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

جھوٹے افترا وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔

لَاَمْلَئَنَّ جَہَنَّم تھا وعدۂ ازلی ٭ نہ منکروں کا عبث بد عقیدہ ہونا تھا

دیوبندیت پر ایک تاریخی ناقابلِ تردید دستاویز

محاسبۂ دیوبندیت (جلد دوم)

بجواب

مطالعۂ بریلویت

مصنّفہ

قاطع رگِ وہابیت و دیوبندیت روحِ روانِ سُنّیت و رضویت

ترجمانِ مسلکِ اعلیٰ حضرت جناب علامہ محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی مدظلہ العالی

ناشر۔ ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ وصحبہ وسلم

نام کتاب ——— محاسبۂ دیوبندیت (جلد دوم)
مصنف ——— حضرت علامہ محمد حسن علی قادری رضوی مدظلہ
صفحات ——— ۶۴۲
تعداد ——— ایک ہزار
تاریخ طباعت ——— اکتوبر ۱۹۹۸ء
قیمت ——— روپے
ناشر ——— ادارہ غوثیہ رضویہ لاہور
طابع ——— اشتیاق پرنٹرز لاہور

ملنے کا پتہ

(۱) ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور
(۲) مسلم کتابوی گنج بخش روڈ لاہور

انتساب

آقائے نعمت امام اہلسنت حضور محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قدس سرہٗ کے نام جن کی نگاہ فیض اثر کی برکت سے اس حقیر بے توقیر سگ بارگاہ رضوی کو اس کتاب کی تصنیف وتدوین کی توفیق وسعادت نصیب ہوئی۔

ع۔ اک نظر کی آرزو میں ہے جہانِ آرزو

سگ بارگاہ محدث اعظم الفقیر عبد النبی الولی
محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی غفرلہ الولی

"کان پور۔ ۳۰ جنوری آج مقامی تلک ہال میں کانگریس کی طرف سے مہاتما گاندھی کا یوم شہادت منایا گیا علاوہ دیگر کانگریسیوں کے قوم پرست مسلح کانگریسیوں نے بھی اپنے باپو کے غم میں حسب استطاعت شرکت کی جناب حافظ بعیت اللہ رکن (دیوبندی) جمعیت العلماء ہند اور حضرت بابا خضر محمد سابق سرپرست (دیوبندی) جمعیت العلماء ہند کانپور نے مہاتما گاندھی کی رُوح کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے قرآن کریم کی آیتیں اُن (گاندھی جی) کی تصویر کے سامنے بیٹھ کر پڑھیں اور اُن کی رُوح کو بخش دیں ایک طرف (ہندو) لوگ بھجن گا رہے تھے تو دوسری طرف جمعیت العلماء ہند کے کچھ ذمہ دار (دیوبندی) ارکان تلاوت قرآن مجید کر رہے تھے۔" [1]

مانچسٹروی جی اور دوسرے افترا پرداز دیوبندیوں گاندھیوں کی ضیافت طبع کے لیے فی الوقت یہ ایک حوالہ کافی ہے۔

بڑے پاکباز اور بڑے پاک طینت
جناب آپ کو کچھ ہم ہی جانتے ہیں

عرفان شریعت کا حوالہ

مصنف نے صفحہ ۷۹ پر سیدنا اعلیٰحضرت کی کتاب عرفان شریعت ص ۳۹ سے بھی ایک حوالہ دے کر شادیانہ بجایا ہے مگر یہ عرفان شریعت کے فتویٰ

[1] اخبار سیاست کانپور یکم فروری ۱۹۵۷ء

کا اطلاق اُسی وقت ہوگا جب تم قدوائی اور فیصل کے لیے تعزیتی جلسوں کے بارے میں تین طلاق کا اعلان کر دو گے اور ان واقعات کا امر واقعی ہونا مستند حوالوں سے ثابت کر دو گے ورنہ عرفان شریعت کا حوالہ نہ مؤثر ہوگا نہ اطلاق کرے گا۔

اسی طرح مطالعہ بریلویت جلد اوّل صفحہ ۱۸۰ پر مولانا معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کتاب تجلیات المعین ص ۳۹ سے بھی مانچسٹروی اور اس کی قوم کے لیے سودمند نہیں کیونکہ لاعلمی و بے خبری کے اس بیان کے بعد مولانا سے سیدنا حجۃ الاسلام خلف اکبر اعلیٰحضرت قدس سرہما کی مصالحت ہوگئی تھی اور حضرت ممدوح نے تکفیر کے حکم شرعی پر دستخط فرما کر سابقہ اقوال سے رجوع فرما لیا تھا جس کا حوالہ گذر چکا ہے۔

خداوند عرب

مصنف ایک حوالہ ملفوظات اعلیٰحضرت حصہ اوّل کا یہ دیا کہ: حضور علیہ السلام کو خداوند عرب کہہ سکتے ہیں: خداوند کا معنیٰ ہے صاحب۔ آقا۔ [1]

تو خداوند عرب کا معنیٰ ہوا عرب کے آقا۔ ہم تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آقائے دو جہاں مانتے ہیں اس معنی کے اعتبار سے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے لکھا ہے کہ خداوند عرب کے معنی مالک عرب ہے۔ بتائیے اس میں کونسی شرعی قباحت ہے؟

[1] فیروز اللغات صفحہ ۲۹۴